خیارشرعی کا تصوراورمروج خیارات کا تحقیقی وتجزیاتی مطالعہ

عمران اللہ خٹک (کرک)

(قسط ۔ ۵)

خیارشرط کا عقدکوفسخ اختیارکرنے کی وجہ سے خاتمہ عاقدین میں سے جس فریق نے اپنے لئے خیارشرط کومشروط کیا ہوتومقررہ مدت کے دوران اس کوفسخ کرنے کا اختیار حاصل ہے البتہ یہ فسخ دوطرح ہے:

۱:۔زبانی صراحت کے ساتھ' کہ صاحب خیار کہتے ہیں کہ میں اس عقدکوفسخ کرتا ہوں یا اس عقدکوتوڑتا ہوں یا باطل کرتا ہوں تو بیع فسخ ہوگی۔

۲:۔ایسا عمل کرے جوفسخ پر دلالت کررہا ہوجیسے کہ صاحب خیار اپنی مملوکہ چیز مبیع یا ثمن میں دوران مدت خیار کوئی تصرف کرے' تو خیار کی مدت میں صاحب خیار کا اپنی مملوکہ چیز' مبیع یا ثمن میں تصرف کرنا اس کو اپنی ملکیت میں برقرار رکھنے کی دلیل ہے اور اس طرح کے تصرف کا اقدام اس کے خیار کو باطل قرار دیتا ہے۔[۱]

عقدکوجائزقراردے کرخیارشرط کا خاتمہ:

بیع میں اصل چیزاس کا لازم ہونا ہے'اس میں عدم لزوم خیار کی وجہ سے آتا ہے لہذا جب صاحب خیار بیع کو جائزقراردے تو وہ لازم ہوجائیگی اور اس کا خیار باطل ہوجائیگا' یہی جمہور کا مذہب ہے' اس میں یہ بات بھی ہے کہ اجازت چاہے صریح ہو یا دلالت کے طور پر ہو' ہرصورت میں بیع لازم ہوتی ہے۔

صریح اجازت یہ ہے کہ خیاروالافریق یہ کہے کہ میں نے بیع کو جائز قرار دیا یا میں نے اس کوواجب کردیا' یا یہ کہے کہ میں نے اپنا خیار ساقط یا باطل کردیا۔

اوردلالت کے طور پراجازت یہ ہے کہ جس فریق کوخیار ہو وہ اپنے اس عقد کے عوض میں تصرف کرے یعنی بائع ثمن میں تصرف کرے یا مشتری مبیع میں تصرف کرے تو خیار کی صورت میں یہ اس کی اس

عقد کے لئے اجازت کی دلیل ہے۔
ایسے ہی دلالت والی اجازت کی صورتوں میں یہ ہے کہ عقد کے عوض کو بیع کے لئے پیش کرلے یا اس پر مساومت کرے یا یہ چیز کسی کو ہبہ کرے یا کسی کے پاس رہن رکھوائے یا مبیع کو پرکھنے کے بغیر استعمال کرے' تو ان تمام صورتوں میں عقد لازم ہوجاتا ہے اور یہ چیزیں ملکیت کی دلیل ہے۔ ۲ ؎

مدت ختم ہونے سے خیار شرط کا خاتمہ:

خیار شرط کی صورت میں جب صاحب خیار کی طرف سے معین مدت ختم ہوجائے اور وہ اس دوران عقد کو فسخ نہ کردے تو اس صورت میں جمہور کے ہاں بیع لازم ہوجاتی ہے جب کہ امام ابوحنیفہؒ کے ہاں لازم نہیں' اس اختلاف کا ثمرہ دو مسائل کے ضمن میں مذاہب کے دلائل کی تفصیل کیساتھ ذکر کیا جارہا ہے۔

پہلا مسئلہ: خیار شرط میں غایہ کا خیار یعنی مغابہ میں داخل ہونا:

خیار شرط میں غایہ داخل ہوتا ہے یا نہیں' یعنی جب خیار کو رات تک یا کل تک یا ظہر تک مشروط کیا' تو اس میں رات یا کل یا ظہر خیار شرط کی مدت میں داخل ہونگے یا نہیں' اس میں فقہاء کے ہاں دو مذہب ہیں:
۱:۔امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک اور امام احمد ابن حنبلؒ کے ایک قول کے مطابق رات' کل اور ظہر ان تینوں صورتوں میں خیار شرط کی مدت میں داخل ہیں۔ ۳ ؎
اس حوالے سے دوسرا مذہب جمہور فقہا کا ہے جن میں صاحبین بھی شامل ہیں ان کے ہاں غایہ خیار کی مشروط مدت میں داخل نہیں ہوتا۔ ۴ ؎
مقالہ نگار کے نزدیک اس مسئلے میں زیادہ راجح بات یہ ہے کہ اس کو عرف پر چھوڑ دیا جائے اگر کہیں پر غایہ کے داخل ہونے کا عرف ہو تو اس پر عمل کیا جائے کیونکہ عقود بھی لوگوں کے اپنے عرف پر چلتی ہیں' لیکن اگر کہیں پر عرف نہ ہو تو پھر جمہور کا قول زیادہ قوی معلوم ہوتا ہے اس لئے کہ مجلۃ الاحکام میں صاحبین کی رائے کو ترجیح دی گئی ہے چنانچہ مادہ نمبر ۳۰۵ میں ہے:

"اذامضت مدۃ الخیار و لم یفسخ او لم یجز من لہ الخیار لزم البیع و تم" ۵ ؎

ترجمہ: جب خیار کی مدت گذر جائے' نہ اس کو فسخ قرار دیا گیا ہو اور نہ جائز قرار دیا گیا ہو تو اس صورت میں بیع لازم اور تام ہوتی ہے۔

☆عام کی دو قسمیں ہیں۔ ۱ ؎ عام مخصوص البعض۔ ۲ ؎ عام غیر مخصوص البعض۔ ☆

دوسرا مسئلہ: خیار شرط کی مدت کے ایک یا دو دن بعد عقد کو فسخ قرار دے:

خیار شرط کی معینہ مدت گذر جانے کے ایک یا دو دن بعد جب صاحب خیار عاقد اس عقد کو فسخ کرنا چاہیے تو کیا وہ اس بات کا اکیلے حق رکھتا ہے، اس میں علماء کے دو قول ہیں:

۱:۔ جمہور کا مذہب یہ ہے کہ اس صورت میں صاحب خیار کو فسخ کا حق حاصل نہیں۔۶۔

۲:۔ مالکیہ کا مذہب یہ ہے کہ خیار شرط کی مدت گذر جانے کے ایک دن یا دو دن بعد بھی صاحب خیار کو یہ عقد رد کرنے کا حق ہے البتہ اس سے زیادہ عرصہ نہ گذرا ہوئے۔ ان کی دلیل اس قاعدہ سے ہے:

''ماقرب من الشئی فحکمه حکمه''۸۔

ترجمہ: جو چیز کسی اور چیز کے قریب ہو تو اس کا حکم اسی کے لئے ثابت ہوتا ہے''۔

مقالہ نگار کے نزدیک جمہور کا مذہب زیادہ راجح ہے اس لئے کہ جب ایک مدت متفقہ طور پر مقرر کی گئی ہو تو پھر اس سے نکلنا یہ متفق علیہ چیز کی خلاف ورزی ہے کیونکہ کسی چیز کے اجل یعنی مقررہ وقت کی تعیین یا شریعت نے کی ہوتی ہے یا فریقین باہمی رضامندی سے کرتے ہیں لہذا اگر مدت کو شریعت نے متعین کیا ہو تو پھر اس کی مخالفت اس پر زیادتی ہوگی جیسے کہ شریعت نے مقیم کے لئے مسح کی مدت ایک دن اور رات بتائی ہے اور مسافر کے لئے تین دن اور راتیں بتائی ہیں تو ان پر زیادتی کی اجازت نہیں ہے۔

ایسے ہی اگر مدت کو باہمی اتفاق سے مقرر کیا گیا ہو تو پھر اس کی مخالفت کی صورت میں شرط کا مقتضی چھوٹ جاتا ہے اس لئے اس کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔

صاحب خیار کے جنون اور بے ہوشی کی وجہ سے خیار شرط کا خاتمہ:

خیار شرط کی مدت کے دوران اگر صاحب خیار کو جنون یا بے ہوشی لاحق ہو جائے تو اس صورت میں اس کا خیار ختم ہو جاتا ہے یا نہیں اس بارے میں فقہاء کا اختلاف ہے:

احناف اور حنابلہ کے ہاں جنون اور بے ہوشی کی وجہ سے خیار باطل نہیں ہوتا، جب اس کو افاقہ ہو جائے تو پھر سے اس کا خیار باقی رہیگا، لیکن اگر اس کے بے ہوشی یا جنون ہی کے دوران خیار کی مدت گذر گئی اور اس کو افاقہ نہ ہوا تو پھر بیع لازم ہوگی۔۹۔

مالکیہ کے ہاں جنون اور بے ہوشی میں فرق بیان کیا گیا ہے، اگر صاحب خیار پر جنون طاری ہو گیا تو اس صورت میں حاکم خود یا اس کے لئے ورثا میں سے کوئی وکیل مقرر کریگا جو اس بندے کے لئے عقد کو فسخ

☆ مطلق کیا ہے؟ مطلق وہ ہے جس میں محض ذات کا اعتبار کیا جائے کوئی صفت ملحوظ نہ ہو ☆

کرنے یا باقی رکھنے میں سے جو بہتر صورت ہوگی وہی اختیار کریگا۔

لیکن اگر صاحب خیار پر بے ہوشی طاری ہوگئی تو اس صورت میں اس کے افاقے کا انتظار کیا جائیگا لیکن اگر بے ہوشی کی مدت لمبی ہوگئی تو خیار کی مدت گذر جانے کے بعد دوسرا عاقد ضرر کا شکار ہوگا اس لئے حاکم اس بیع کو مدت گذرنے کے بعد فسخ کریگا۔۱۰؎

شوافع کا مذہب یہ ہے کہ بے ہوشی اور جنون کی صورت میں خیار اس کے نائب کی طرف منتقل ہوگا جو اس کے لئے بہتر فیصلہ کرنے میں اس کا قائم مقام سمجھا جائیگا۔۱۱؎

مقالہ نگار کے نزدیک راجح مذہب مالکیہ کا ہے اس لئے کہ عموماً بے ہوشی سے افاقہ ہوجاتا ہے تو انسان کی اہلیت واپس آجاتی ہے جب کہ جنون کی صورت میں عموماً افاقہ نہیں ہوتا اس لئے اس کے لئے بہترین فیصلہ کرنے میں قائم مقام مقرر کردیا جاتا ہے۔

خیار شرط کے اہم نکات

خیار شرط کی بحث سے درج ذیل باتیں سامنے آتی ہیں:

۱:۔خیار عقد کے لزوم سے مانع ہے، صحیح روایت کے مطابق ملکیت کے منتقل ہونے سے مانع ہے، یعنی مشتری مبیع کا مالک بن جاتا ہے اور بائع ثمن کا مالک بن جاتا ہے۔

اس ضابطے کے مطابق مدت خیار کے دوران مبیع کا اضافہ چاہے متصل ہو یا منفصل ہو وہ مشتری کی ملکیت ہوگی۔

۲:۔خیار شرط کا تعلق عاقدین کے مشروط کرنے سے ہے یعنی مشروط کیے بغیر یہ ثابت نہیں ہوتا۔

۳:۔جن بیوع میں مجلس عقد میں قبضہ شرط ہے ان میں خیار شرط صحیح نہیں ہے۔

۴:۔خیار شرط کی مدت کے دوران عوضین کا حوالہ کرنے سے واجب نہیں البتہ چیک کرنے اور پرکھنے کے لئے حوالہ کرنا صحیح ہے۔

۵:۔مشتری کو اکیلے خیار شرط ثابت ہونے کی صورت میں اس کے مبیع میں تصرفات خیار کو ساقط کردیتی ہے اور عقد کو لازم کردیتی ہے۔

۶:۔بائع کو اکیلے خیار شرط کی صورت میں اس کا مبیع میں تصرف عقد کو فسخ کردیتا ہے جب کہ اکیلے مشتری کو خیار شرط کی صورت میں اس کا ثمن میں تصرف کرنے سے عقد فسخ ہوجاتا ہے۔

☆ مقید کیا ہے؟ مقید وہ ہے جس میں ذات کے ساتھ صفت کا بھی لحاظ رکھا جاتا ہے ☆

۷:۔بائع کو اکیلے خیار شرط کی صورت میں اس کا ثمن میں تصرف کرنے سے عقد لازم ہوجاتا ہے اور خیار ختم ہوجاتا ہے۔

۸:۔خیار شرط کی مدت محض گذرنے سے بھی عقد لازم ہوجاتا ہے۔

۹:۔خیار شرط تصریح کرنے اور دلالت کرنے، ہرصورت میں ساقط ہوجاتا ہے۔

۱۰:۔خیار شرط دوسرے فریق کی موجودگی اور عدم موجودگی میں ختم کیا جاسکتا ہے۔

خیار رویت: لغوی اور اصطلاحی معنی

خیار رؤیت مرکب اضافی ہے، جس میں لفظ خیار کی لغوی اور اصطلاحی تعریف پہلے باب میں تفصیل کے ساتھ گذرچکی ہے، البتہ یہاں پر رؤیت کا معنی بیان کرنا ضروری ہے۔

لغوی معنی: رؤیت باب فتح سے رای یری سے آتا ہے جو آنکھ یا دل سے دیکھنے کے معنی میں آتا ہے۔۱۲؎

اصطلاح: میں خیار رؤیت کا معنی یہ ہے: **"فھوحق یثبت به للمتملک الفسخ، او الامضاء عند رؤیة محل العقد المعین الذی عقد علیه ولم یره"۔۱۳؎**

ترجمہ: یہ وہ حق ہے جس کی بنیاد پر مشتری کو اس بیع کا عقد ختم کرنے کا یا برقرار رکھنے کا اختیار حاصل ہوتا ہے جس کو اس نے عقد کرتے وقت دیکھا نہ ہو۔

اس سے یہ بات معلوم ہوئی کہ یہ حق اسی معین چیز میں حاصل ہوتا ہے جو غائب ہو اور اس کو پہلے عاقد نے دیکھا نہ ہو، معین چیز کہنے سے مراد یہ ہے کہ وہ معقود علیہ ایسی چیز ہو جس کی ذات پر عقد وارد ہو، نہ کہ ان اشیاء میں سے ہو جن کے مثل یا وصف پر عقد ہوتا ہے۔

اس لئے کہ غائب کبھی کبھار ایسی چیز ہوتی ہے جس کا وصف معلوم ہوتا ہے اور وہ بائع کے ذمے واجب ہوتی ہے، جیسا کہ بیع سلم میں ہوتا ہے، چاہے وہ نقد ہو یا ادھار ہو، اس کی بنیاد پر مشتری کو عقد فسخ کرنے کا حق نہیں ملتا، اس لئے کہ بائع نے اس کو ایسی چیز دی ہے جو متعلقہ وصف کے مطابق نہیں اور مبیع اسی دی گئی چیز میں متعین نہیں ہوئی، اس کا تعلق بائع کے ذمے سے ہے نہ کہ متعین چیز سے، اس لئے اس صورت میں عقد برقرار رہیگا اور بائع کے لئے لازم ہے کہ وہ طے شدہ وصف کے مطابق مبیع حوالہ کردے۔۱۴؎

جب کہ کبھی غائب مبیع کا تعلق متعین چیز کے ساتھ ہوتا ہے تو ایسی صورت میں اس کو سلم نہیں کہ سکتے، البتہ

☆مشترک وہ لفظ ہے جو ایسے ایک یا زیادہ معنوں کے لئے وضع کیا گیا ہو جن کی حقیقتیں مختلف ہوں☆

غائب کہلائے گا' اور یہ غائب چیز بسا اوقات بائع نے بذات خود دیکھی ہوتی ہے اور اس پر اتنی دیر دیکھنے کے وقت سے نہیں گذری ہوتی' جس میں متغیر ہو جائے' بدل جائے' تو یہ صورت الگ بات میں غیر ضروری ہے۔

اور بسا اوقات متعین مبیع موصوف ہوتی ہے یعنی جس کا وصف ذکر کیا گیا ہوتا ہے' اور اس کو مشتری نے دیکھا نہیں ہوتا' اس کے لئے اس کا وصف بیان کیا جاتا ہے' اس صورت سے متعلق یہاں بات کرنی مقصود ہے۔

خیار رؤیت میں رؤیت سے مراد ''مبیع کے بارے میں معلومات ہیں' اب یہ معلومات چاہے دیکھنے سے ہوں یعنی ایسی چیز میں جس کا تعلق دیکھنے سے ہو یا وہ معلومات محسوس کرنے سے ہو (اس صورت میں جب کہ مبیع کا تعلق مدرک بالحواس سے ہو)' اب اگر کسی کو مبیع کے بارے میں علم حاصل ہو تو عقد کے بعد اس کو خیار رؤیت حاصل نہیں ہوگا۔

اس خیار کی تعریف میں ہے کہ مبیع کو پہلے دیکھا نہ ہو' اس قید سے وہ چیز خارج ہو جاتی جس کا بعض حصہ دیکھا ہو جس کی وجہ سے باقی حصے کا علم حاصل ہو جاتا ہے جیسا کہ مثلی اشیاء میں ہوتا ہے تو ایسی صورت میں مشتری کو خیار نہیں دیا جاتا' اس لئے کہ اس کو بعض چیز کے دیکھنے سے علم حاصل ہو گیا ہے۔

البتہ اگر اس چیز کا تعلق ان اشیاء سے ہو جن کا بعض حصہ دیکھنے سے اس کے کل کا علم حاصل نہیں ہوتا تب اس صورت میں مشتری کو خیار حاصل ہوگا جیسا کہ مختلف اجناس کی اشیاء میں ہوتا ہے اس لئے کہ اس صورت میں بعض کے دیکھنے سے مقصد پورا نہیں ہوتا تو گویا کہ اس نے سرے سے دیکھا ہی نہیں۔ ۱۵

اس طرح کے خیار کو خیار رؤیت کی قسم اس لئے شمار کیا گیا ہے کہ یہ شرعاً حاصل ہوا ہے تو اس کی حقیقت احناف کے ہاں سوچ و بچار ہے ضرر و نقصان پہنچانا نہیں' اور وصف کے تغیر کی صورت میں مشتری کا اس کو اپنے لئے مفید سمجھنے یا سمجھنے کے فیصلے کا حق ہوتا ہے۔

خیار رؤیت کی مشروعیت

خیار رؤیت کی مشروعیت کے بارے میں دو مشہور قول ہیں' ایک جمہور کا ہے جن کے ہاں خیار رؤیت ثابت ہے اور دوسرا قول حنابلہ کا راجح مذہب ☆ جب کہ مالکیہ ۱۶ اور شوافع ۱۷ کا ایک ایک قول ہے کہ مشتری کو کسی بھی صورت میں خیار رؤیت ثابت نہیں' چاہے مبیع کو اس سے پہلے دیکھا ہو یا نہ

☆ جب غالب رائے کے ساتھ مشترک کے کسی معنیٰ کو ترجیح حاصل ہو جائے تو اس کو مؤول کہتے ہیں۔

دیکھا ہو،اس دوسرے قول والے حضرات کا استدلال غرر والی حدیث سے ہے جس میں غرر پر مبنی بیع کو ناجائز کہا گیا ہے۔۱۸؎

البتہ جمہور کے نزدیک خیار رؤیت کی نفس مشروعیت میں اتفاق کے باوجود اختلاف ہے وہ اس طرح کہ احناف کے نزدیک خیار رویت شرعی لحاظ سے مشروط کیے بغیر، مبیع کا وصف معلوم کئے بغیر اور دیکھے بغیر مشتری کو حاصل ہے،ان کی دلیل یہ ہے کہ حدیث میں خیار رؤیت کا ثبوت اطلاق کے ساتھ ہوا ہے، چنانچہ آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

"من اشتری شیئا لم یرہ فھو بالخیار اذا رآہ ان شاء اخذہ وان شاء ترکہ"۱۹؎

ترجمہ: جب کوئی آدمی ایسی چیز خریدلے جس کو دیکھا نہ ہو تو اس آدمی کو اس چیز کے دیکھ لینے کے بعد اس بات کا خیار ہے کہ اگر چاہے تو چیز رکھ لے اگر چاہے تو چھوڑ دے۔

مالکیہ کے ہاں خیار رؤیت اس صورت میں حاصل ہوتا ہے جب کسی مبیع کا وصف بیان نہ ہوا ہو،اس کو دیکھے بغیر خریدا گیا ہو اور عقد ہی میں رؤیت پر مبنی خیار مشروط کیا گیا ہو،لہذا اگر غیر موجود چیز کا وصف بیان کیا گیا ہو تب بھی اس صورت میں ٹھیک ہے اگرچہ خیار مشروط نہ کیا گیا ہو،اس صورت میں جب وہ مبیع وصف کے مطابق پایا جائے تو مشتری کو خیار اس کے مشروط کرنے کے بغیر حاصل نہیں ہوگا'۲۰؎

ان کا استدلال اس روایت سے ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ ایک مرتبہ ایک اور صحابی حضت عبداللہ بن بحینہؓ کیساتھ ہم رکاب تھے ریم کے مقام پر ان کی زمین تھی جہاں دونوں جارہے تھے،ان سے یہ زمین حضرت ابن عمرؓ نے خریدی تھی اس کو دیکھنا مقصود تھا،اور یہ جگہ مدینے سے تین میل کے فاصلے پر ہے''۲۱؎ اس روایت سے یوں استدلال کیا گیا ہے کہ حضرت ابن عمرؓ نے ایسی چیز یعنی زمین خریدی تھی جس کو دیکھا نہیں تھا، پھر اس کو جائز طریقے سے دیکھا، وہ فقیہ صحابہ میں سے تھے،اسلئے یہ اثر اس حوالے سے صریح ہے کہ حضرت ابن عمرؓ دیکھے بغیر ایک چیز خریدلی،لہذا اگر کسی کو مشروط کئے بغیر خیار ثابت ہوتا تو حضرت ابن عمرؓ عقد بیع میں اس کی شرط نہ لگاتے۔

جب کہ شوافع کے یہ بات ہے کہ مشتری کو مبیع دیکھنے کے بعد خیار حاصل ہوگا اگر وہ چیز بالکل اسی وصف کے مطابق ہی کیوں نہ ہو اس لئے کہ "خبر دیکھنے کی طرح نہیں ہوتی"۔۲۲؎

خلاصہ کلام یہ ہوا کہ خیار رؤیت کا صلب عقد میں مشروط کرنا کسی ایسی خبر یا اثر کی نص سے ثابت نہیں جس سے استدلال کیا جاسکے،اور جو بات اس حوالے سے معروف بھی ہے کہ خیار رویت کا ثبوت کہ یہ حکم شرعی

☆ اگر مشترک کا کوئی معنی متکلم کے بیان سے ترجیح پائے تو وہ "مفسر" کہلاتا ہے ☆

ہے، مشروط کیے بغیر بھی ثابت ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کی مشروعیت میں نصوص صحیحہ موجود ہوں، البتہ اس کا مشروط کرنا یہ خیار شرط کے زمرے میں آتا ہے جو کہ بذات خود ثابت اور مشروع ہے۔ □

اس حوالے سے دوسری بات یہ ہے کہ خیار رویت کو اپنی جگہ پر بہت زیادہ اہمیت بھی ہے وہ اس طرح کہ تاجر حضرات کو اس کی زیادہ ضرورت رہتی ہے کیونکہ عقد کے دوران اگر ایک چیز موجود نہ ہو اور کوئی اس کو شرعی معاملہ سمجھ کر چھوڑ دے تو اسی چیز کی زیادہ ڈیمانڈ کی وجہ سے کوئی اور بندہ اس کو خرید لے گا جب کہ اس پہلے والے تاجر کے لئے یہ بات نقصان کا باعث ہے، لہذا ایسے مواقع پر جہاں صریح نصوص نہ ہوں وہاں مقاصد شرعیہ کو ان اشیاء کی اباحت اور ممانعت میں دیکھا جاتا ہے اور یہاں شرعی مقصد یہ ہے کہ لوگوں کے درمیان عدل وانصاف قائم ہو، ظلم نہ ہو، غرر کثیر نہ ہو، یعنی ایسا ہر وسیلہ روکا جائے جو جھگڑے کا سبب بنتا ہو، غرر میں پڑنے کا نقصان ربا میں ملوث ہونے کے نقصان سے کم ہے اس لئے ضرورت کے وقت غرر قلیل کو برداشت اور معاف کیا گیا ہے۔

مقاصد شرعیہ کے حوالے سے وضاحت کے بعد یہ بات سامنے آ گئی کہ وصف کے بیان کے بغیر اور رویت کے بغیر کسی غائب چیز کی بیع صرف جائز ہے لازم نہیں، جس میں مشتری کو مبیع دیکھنے کے بعد مطلقا خایر حاصل ہے، اس صورت میں عاقدین میں سے ہر ایک کے لئے فائدہ ہے کسی کو بھی نقصان نہیں، لہذا جس غرر اور نقصان کا خدشہ ہوتا ہے وہ خیار کی وجہ سے زائل کیا جا سکتا ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ اگر مشتری نے کسی خاص وصف کی وجہ سے کوئی چیز خریدی تھی اور وہ چیز بیان کردہ وصف کے مطابق نہیں پائی گئی تو اس صورت میں اس کو قبول کرنے یا رد کرنے کا خیار ہوگا اور اگر اس صورت میں وصف کے حوالے سے دونوں کا جھگڑا بن جائے تو اس صورت میں مشتری کا قول قسم کے ساتھ معتبر ہوگا۔

لیکن اگر وہ مبیع اسی بیان کردہ وصف کے مطابق نہیں پائی گئی جس شرط پر عقد میں طے ہوا تھا تو پھر اس صورت میں مشتری کو خیار نہیں ہوگا۔

وہ عقود جن میں خیار رؤیت حاصل ہوتا ہے

احناف اور مالکیہ خیار رؤیت کے قائل ہیں، اس لئے اس بحث کا تعلق ان سے ہے، آنے والی سطور میں ان کی مذاہب کے مطابق ان عقود کا ذکر کیا جا رہا ہے جن میں مشتری کو خیار عقد حاصل ہوتا ہے۔

☆ حقیقت کی تین قسمیں ہیں نمبر ا: متعذرہ نمبر ۲: مھجورہ، نمبر ۳: مستعملہ ☆

احناف کا مذہب:

حنفی مذہب میں اس بات پر تصریح موجود ہے کہ خیار رؤیت صرف بیع میں ثابت نہیں ہوتا بلکہ یہ ہر اس عقد میں جاری ہوتا ہے جو فسخ کو قبول کرے، اس لئے درج ذیل چیزیں اس کے زمرے میں آتی ہیں:

ا:۔بیع صحیح میں خیار رؤیت حاصل ہوتا ہے' فاسد میں نہیں' اس لئے کہ بیع فاسد میں سرے سے خیار ہی ثابت نہیں ہوتا' کیونکہ بیع فاسد خیار کے بغیر بھی فسخ کرنے کا مستوجب ہوتا ہے' ا۔بیع صحیح میں بھی درج ذیل صورتوں میں یہ خیار حاصل ہوتا ہے:

ا:۔ایسی چیز خریدی ہو جو دیکھی نہیں تھی۔

۲:۔ایک ہی وقت میں مختلف جنس کی کئی چیزیں خریدی ہوں' جن میں سے بعض کو مشتری نے دیکھا ہو جب کہ بعض کو دیکھا نہ ہو' تو جن کو دیکھا نہ ہو ان میں خیار کا حق حاصل رہتا ہے۔

۳:۔نابینا آدمی نے کوئی ایسی چیز خریدی جس کا وصف اس کو معلوم نہ ہو۔

غرض یہ ہے کہ بیع صحیح میں خیار مشتری ہی کو حاصل ہوتا ہے' البتہ بائع کو صرف اس صورت میں خیار حاصل ہوتا ہے جب ثمن کا تعلق دراہم ودنانیر یعنی ثمن حقیقی یا عرفی سے نہ ہو بلکہ عینی اشیاء سے ہو۔۲۳؎

۲:۔کسی خاص چیز کو اجارہ پر لینے کی صورت میں مستاجر کو تب خیار حاصل ہوتا ہے جب اس نے وہ چیز اس سے پہلے یا اسی وقت دیکھی نہ ہو' تو اس کو دیکھنے کے بعد اس کو خیار حاصل ہوگا۔

۳:۔وہ اشیاء جو مثلیات کی قبیل سے نہ ہوں' ان کی تقسیم کی صورت میں ان کو دیکھنے کے بعد خیار حاصل ہوتا ہے چاہے جنس مختلف ہو یا ایک ہو' جب کہ ذوات الامثال یعنی کیلی یا وزنی اشیاء کی تقسیم کی صورت میں یہ خیار اس وقت ثابت نہیں ہوتا جب کہ غیر معین ہو لیکن اگر معین ہو تو اس صورت میں کیلی یا وزنی اشیاء کی تقسیم میں بھی یہ خیار حاصل ہوتا ہے۔۲۴؎

۴:۔کسی معین چیز پر دعوی کرنے کی صورت میں اس کی صلح کے وقت خیار حاصل ہوتا ہے۔۲۵؎

البتہ درج ذیل امور میں خیار رؤیت حاصل نہیں ہوتا:

دیون میں' نقدی میں' مبیع کو دیکھنے سے پہلے کی صورت میں' مثلی چیز کا نمونہ دیکھ لینے کے بعد اور ان چیزوں میں جن کا ادراک حواس سے کیا جاتا ہو۔۲۶؎

احناف کے ہاں اس کے لئے ایک ضابطہ ہے:

☆ مجاز، حقیقت نہیں، حقیقت کا نائب ہے ☆

"یثبت خیار الرویۃ فی کل عین ملکت بعقد یحتمل الفسخ کالشراء"۲۷۔

ترجمہ: ہر وہ چیز جس کا کوئی بندہ کسی عقد کے ذریعے مالک بنا ہو اور وہ فسخ کا احتمال بھی رکھتا ہو تو اس میں خیار رؤیت ثابت ہوتا ہے۔

اس ضابطے میں "فی کل عین" کی قید سے مسلم فیہ خارج ہو جاتا ہے، اس لئے کہ اس کا عین واجب نہیں ہوتا، بلکہ اس کا تعلق مثلیات کی قبیل سے ہوتا ہے جو بائع کوئی بھی پیس دے سکتا ہے۔

البتہ اگر بیع سلم میں راس المال کا تعلق خالص اثمان (سونے یا چاندی)، یعنی دراہم ودنانیر سے ہو تو چونکہ وہ بھی واجب فی الذمہ ہوتے ہیں اس لئے اس میں بھی خیار رؤیت حاصل نہیں ہوگا۔

اس ضابطے میں "یحتمل الفسخ" کی قید سے مہر، خلع کا بدل اور قصاص کے بدلے صلح خارج ہو جاتے ہیں، اگرچہ اعیان بھی ہوں، کیونکہ یہ چیزیں فسخ کو قبول نہیں کرتی، نیز واپس لوٹانا جب فسخ قبول نہ کرے تو اس صورت میں عقد باقی رہتا ہے جس کی وجہ سے قیمت کی بجائے عین کا مطالبہ قائم رہتا ہے لہذا جس چیز کے دیکھنے کا حق اس کو حاصل تھا تو یہ ہمیشہ کے لئے حاصل رہیگا۔۲۸۔

مالکیہ کا مذہب:۔

مالکی مذہب میں ایسے عقود کے بارے میں کوئی تصریح موجود نہیں جن میں خیار رؤیت ثابت ہوتا ہے البتہ ان کے نزدیک خیار رؤیت کا تذکرہ عقد بیع میں یوں کیا گیا ہے:

۱:۔کوئی چیز وصف بیان کئے بغیر بیچی گئی ہو۔

۲:۔اس چیز کو مشتری نے دیکھا نہ ہو۔

۳:۔خیار رؤیت صلب عقد میں مشروط بھی ہو۔

اس تیسری شرط کا حاصل یہ ہے کہ ان کے ہاں خیار رؤیت خیار شرط کی طرح ہے، لہذا جن عقود میں خیار شرط ثابت ہوتا ہے ان کا تذکرہ اس کے ذیل میں کیا گیا ہے۔

منح الجلیل میں ہے "ھل تجوز مساقاۃ الغائب بلا وصف وبلا رویۃ سابقۃ بشرط خیار العامل بالرویۃ کالبیع وھو الظاھر ویوخذ من تشبیھھا فیھا کالبیع"۲۹۔

ترجمہ: کیا کسی عقد کی جگہ پر غیر موجود باغ یا کھیتی جس کا وصف بیان نہ کیا گیا ہو اور اس کو پہلے سے دیکھا بھی نہ ہو، اس کا عامل کو خیار رؤیت کی شرط پر عقد ٹھیک ہے کہ نہیں بیع کی طرح، جو کہ ظاہر ہے کہ

☆ صاحبین کے نزدیک مجاز اسی وقت حقیقت کا نائب بنے گا جب حقیقت پر عمل کرنا ممکن ہو ☆

جائز ہے اس کے ساتھ مشابہت کی بنیاد پر بیع میں بھی جائز ہے۔

حاصل یہ ہے کہ جب غیر موجود کھیتی یا باغ کے عقد میں خیار رؤیت ثابت ہے تو اس پر قیاس کرتے ہوئے بیع میں بھی خیار رؤیت ثابت ہوگا کیونکہ عقد معاوضہ ہونے میں دونوں مشابہ ہیں۔

خیار رؤیت کی شرائط

خیار رؤیت کی تین شرائط ہیں:

۱:۔مبیع کو پہلے دیکھا نہ ہو۔

۲:۔مبیع کا تعلق ان اشیاء سے ہو جو متعین کرنے سے متعین ہوتی ہوں۔

۳:۔مبیع کا تعلق ان چیزوں سے ہو جو فسخ قبول کرتی ہوں۔

اب ان شرائط کی تشریح وتفصیل ملاحظہ کیجئے۔

مبیع کو مشتری نے پہلے دیکھا نہ ہو:

احناف کے ہاں خیار رؤیت کے ثابت ہونے کے لئے یہ بات ضروری ہے کہ مشتری نے مبیع کو دیکھا نہ ہو لہذا اگر کسی نے ایسی کوئی چیز خریدی جس کو اس نے پہلے سے دیکھا ہو تو اس کو خیار رؤیت حاصل نہ ہوگا کیونکہ عقود میں اصل چیز ان کا لزوم اور پختگی ہے۔۳۰؎

نیز احناف نے اس رؤیت کو اس بات کے ساتھ مشروط کیا ہے کہ اس چیز کو خریدنے کی غرض سے دیکھا ہو لہذا اگر کسی نے کوئی چیز خریدنے کے ارادے کے بغیر دیکھی ہو پھر بعد میں اس چیز کو خرید لیا ہو تو اس صورت میں بھی اس کو خیار رؤیت حاصل ہوگا اس لئے کہ خریدنے کی نیت کے بغیر دیکھنا ناکافی ہے۔

اسی طرح اگر کسی چیز کو خریدنے کی نیت سے دیکھا ہو پھر بعد میں اسی چیز کو خرید لیا ہو لیکن اس کو یہ معلوم نہ ہوا ہو کہ یہ وہی چیز ہے جس کو میں نے فلاں موقع پر دیکھا تھا تب بھی اس کو خیار حاصل ہوگا۔

مالکیہ کے ہاں عدم رؤیت کے ساتھ ساتھ دو چیزیں اور بھی لازم ہیں:

۱:۔اس چیز کا وصف بیان نہ کیا گیا ہو۔

۲:۔خیار رؤیت صلب عقد میں موجود ہو۔۳۱؎

اس تفصیل کی روشنی میں حاصل یہ ہے کہ اگر مشتری نے خریدتے وقت اس چیز کو دیکھا نہ ہو لیکن اس

سے پہلے وہ چیز دیکھی تھی جب اس چیز کی حالت بھی بدلی نہیں تھی تو اس صورت میں اس مشتری کو یہ خیار حاصل نہیں ہوگا کیونکہ پہلے والی رؤیت کی بناء پر اس کو علم حاصل ہے۔

البتہ اگر چیز کی حالت میں کوئی تبدیلی واقع ہوئی ہو تو اس صورت میں مشتری کو خیار حاصل ہوگا کیونکہ تبدیلی واقع ہونے کی وجہ سے اس کو سابقہ رؤیت سے حاصل شدہ معلومات ناکافی ہیں، دوسری بات یہ ہے کہ اس تغیر واقع ہونے کی وجہ سے اس چیز کی مثال ایسی ہے جیسے کہ اب یہ وہی چیز نہیں ہے جس کو اس نے دیکھا ہے ۳۲، ان دو صورتوں پر احناف اور مالکیہ کا اتفاق ہے۔

مبیع کا تعلق ان اشیاء سے ہو جو متعین کرنے سے متعین ہوتی ہوں:

احناف کے ہاں خیار رؤیت کے ثبوت کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ مبیع ان چیزوں میں سے ہو جو متعین کی جاسکیں، چنانچہ علامہ کاسانیؒ فرماتے ہیں:

”ان یکون المبیع ممایتعین بالتعین فان کان ممالایتعین بالتعین لایثبت فیه الخیار حتی انهمالو تبایعاعینابعین یثبت الخیار لکل واحدمنهما، ولو تبایعادینابدین لایثبت الخیار لواحدمنهما“ ۳۳۔

ترجمہ: یہ بات بھی ہے کہ مبیع ان چیزوں میں سے ہو جو متعین کرنے سے متعین ہوسکیں، اگر ایسی چیز ہو جس کا ان جیسی چیزوں سے تعلق نہ ہو تو اس میں خیار ثابت نہ ہوگا، یہاں تک کہ اگر بائع اور مشتری نے عین کو عین کے بدلے بیچا تو اس صورت میں دونوں کو خیار رؤیت حاصل ہوگا اور اگر دین کو دین کے بدلے میں بیچا ہو تو اس صورت میں کسی کو بھی خیار حاصل نہ ہوگا۔

مبیع کا تعلق ان چیزوں سے ہو جو فسخ قبول کرتی ہوں:

خیار کی مشروعیت اس لئے ہوتی ہے کہ اس کے ذریعے عاقد فسخ پر قادر رہے لیکن عقد اس قبیل سے ہو جائے جو فسخ کو قبول نہ کرے تو وہاں خیار کے مشروط کرنے کا کوئی فائدہ نہیں، یہی بات ہے کہ نکاح چونکہ ان امور میں سے جو صحیح روایت کے مطابق فسخ کا محل نہیں بن سکتا اس لئے اس میں خیار مشروع نہیں۔

اسی وجہ سے مہر، خلع کا عوض اور قصاص کے بدلے صلح اس سے خارج ہوجاتے ہیں اور اس میں خیار رویت کا اطلاق نہیں ہوتا، اسی پر احناف کے ہاں تصریح موجود ہے اگرچہ وہ اشیاء اعیان کی قبیل سے ہوں، کیونکہ یہ فسخ قبول نہیں کرتے ۳۴، اور اس وجہ سے بھی کہ جب ان صورتوں میں

☆ امام شافعی کا مسلک یہ ہے کہ نکاح بھی عقدِ مالی ہے ☆

چیز واپس کرنے سے فسخ لازم نہیں آتا تو اس لئے عقد باقی رہتا ہے جس کا قیام بعینہ اسی چیز کے مطالبے کا حق دیتا ہے نہ کہ اس کے بدلے میں اس کی قیمت' لہٰذا اگر اس کو واپس کرنے کا حق پہلے سے موجود ہو تو یہ ہمیشہ کے لئے باقی اور موجود رہیگا۔

وہ امور جن سے خیار رؤیت باطل ہوتا ہے

چونکہ شوافع اور حنابلہ خیار رؤیت کے قائل نہیں ہیں اس لئے اس موضوع کا تعلق صرف احناف اور مالکیہ کے مذاہب سے ہے' جس کے مطابق کچھ صورتوں میں خیار ساقط ہوتا ہے' جو احناف کے نزدیک درج ذیل سات چیزیں ہیں:

۱:۔ جب عقد کا فسخ کرنا ناممکن ہوجائے تو خیار رؤیت باطل ہوجاتا ہے جیسے کہ مشتری مبیع کے اندر ایسا تصرف کرے جو فسخ قبول نہ کرتی ہو جس کی مثال غلام آزاد کرنا یا مدبر بنایا ہے یا ایسا تصرف جس کی بنیاد پر کوئی تیسرا بندہ مبیع کا مالک یا مستحق بن جائے جیسے کہ کسی چیز کی بیع' اجارہ اور رہن رکھنے کی صورت میں ہوتا ہے۔

ان جیسی صورتوں میں فسخ ناممکن ہوجانے کی وجہ سے عقد لازم ہوجاتا ہے جو خیار رؤیت کے ساقط ہونے کا سبب ہے' نیز یہ فسخ ناممکن بننے والی بات چاہے اسی مبیع کو دیکھنے سے پہلے ہو یا بعد میں' دونوں صورتوں کا ایک ہی حکم ہے۔ ۳۵؎

۲:۔ جب عقد ہوجانے کے بعد مبیع مکمل طور پر یا جزوی طور پر ہلاک ہوجائے تو اس صورت میں بھی مشتری کا خیار رویت ساقط ہوجاتا ہے۔

۳:۔ جب مبیع مشتری کے ہاتھ یعنی قبضے میں معیوب ہوجائے تو اس صورت میں بھی اس کا خیار ساقط ہوجاتا ہے۔

۴:۔ مبیع مشتری کے قبضے میں آجائے' پھر اس کے بعد وہ ثمن بائع کو ادا کرے تو اس سے مشتری کا یہ خیار ساقط ہوجاتا ہے۔

۵:۔ مشتری کے مرجانے سے اس کا خیار ساقط ہوجاتا ہے' اس کے ورثاء کو منتقل نہیں ہوتا۔

۶:۔ مشتری کے پاس مبیع میں کوئی اضافہ ہوجائے' چاہے وہ مبیع کے ساتھ متصل ہو یا منفصل ہو' دونوں صورتوں میں خیار ساقط ہوجاتا ہے۔ ۳۶؎

۷:۔ان تمام چیزوں سے خیار رؤیت ساقط ہوتا ہے جن سے خیار شرط ساقط ہوتا ہے'البتہ یہ بات ضروری نہیں کہ جن چیزوں سے خیار رؤیت ساقط ہوتا ہوان سے خیار شرط بھی ساقط ہوجائے'البتہ احناف میں سے علامہ ابن نجیمؒ صاحب کنز کی اس عبارت سے متفق نہیں جو یہ فرماتے ہیں:

"ویبطل بما یبطل بہ خیار الشرط" ۳۷۔

ترجمہ:خیار رؤیت ان تمام چیزوں سے باطل ہوتا ہے جن سے خیار شرط باطل ہوتا ہے اس لئے کہ وہ فرماتے ہیں کہ بعض صورتیں ایسی بھی ہیں جن میں خیار شرط کے ساقط ہونے سے خیار رؤیت باطل نہیں ہوتا۔

مالکیہ کے ہاں ان ساری چیزوں سے خیار رؤیت ساقط ہوتا ہے جن سے خیار شرط ساقط ہوتا ہے کیونکہ خیار رؤیت ان کے ہاں خیارات تروی میں سے ہے'اس لئے ان کے اس کو مشروط کئے بغیر یہ ثابت نہیں ہوتا'اور ہر وہ خیار جس کا تعلق مشروط کرنے سے ہو وہ خیار تروی میں شامل ہوتا ہے'قوانین فقہیہ میں ہے کہ مشروط خیار ہی خیار تروی کہلاتا ہے'تو حاصل یہ ہوا کہ جب اس خیار کا ثبوت شرط کرنے کی بنیاد پر ہے تو اس کے ساقط ہونے کے لئے خیار شرط والے امور کا سبب بننا طبعی امر ہے'ان چیزوں کا تذکرہ خیار شرط میں کیا جاچکا ہے جن سے وہ باطل اور ساقط ہوتا ہے۔۳۸۔(جاری ہے)

حواشی

۱۔بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع'ج۵ص ۲۷۱۔۲۷۲۔

۲۔بدائع'ج۵ص ۲۷۲۔

۳۔المبسوط ج ۱۳ص ۵۲

۴۔المجموع ج۹ص۲۲۷۔۲۲۸۔

۵۔مجلۃ الاحکام العدلیۃ ص۶۱۔

۶۔المدونۃ'ج۳ص ۲۳۲۔

۷۔الشاطبی'ابراہیم بن موسی بن محمد(التوفی:۷۹۰ھ)'الموافقات'ص ۴۱۸'دار ابن عفان۔

۸۔البھوتی'منصور بن یونس بن صلاح الدین ابن حسن بن ادریس (التوفی:۱۰۵۱ھ)'منتھی الاردات'ج۲ص۳۸۔۴۲'عالم الکتاب

۹۔منح الجلیل شرح مختصر خلیل'ج۵ص ۱۳۲۔

۱۰۔ایضاً۔

☆دلالت النص سے وہ حکم ثابت ہوتا ہے جو منصوص علیہ حکم کی علت کے طور پر از روئے لغت معلوم ہوتا ہے☆

۱۱۔الفیومی،احمد بن محمد بن علی الفیومی (المتوفی:نحو ۷۷۰ھ)،المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر،مادۃ:رای ،ج۱ص۲۴۶،المکتبۃ العلمیۃ۔بیروت/الفیروزآبادی،مجدالدین ابوطاھر محمد بن یعقوب (المتوفی:۸۱۷ھ)،القاموس المحیط،ج۱ص۱۲۸۵،مؤسسۃ الرسالۃ للطباعۃ والنشر والتوزیع،بیروت۔لبنان

۱۲۔الموسوعۃ الفقھیۃ الکویتیۃ،ج۵ص۲۰ء

۱۳۔البحرائق،ج۶ص۲۸۔۲۹۔

۱۴۔البحرائق،ج۶ص۲۸۔۲۹

۱۵۔المبدع ج۴ص۲۵۔

۱۶۔المنتقی ج۴ص۲۸۷۔

۱۸۔الشافعی ،ابوعبداللہ محمد بن ادریس بن العباس بن عثمان بن شافع بن عبدالمطلب بن عبدمناف (المتوفی:۲۰۴ھ)،الام،ج۳ص۷۵،دارالمعرفۃ۔بیروت۔

۱۹۔صحیح مسلم،حدیث نمبر:۱۵۱۳،ج۳ص۱۱۵۳۔

۲۰۔ابوالحسن علی بن عمر بن احمد بن مھدی بن مسعود بن النعمان بن دینار(المتوفی :۳۸۵ھ)سنن الدارقطنی ،حدیث:۲۸۰۳،ج۳ص۳۸۲،مؤسسۃ الرسالۃ،بیروت۔لبنان

۲۱۔ابن عبدالبر،ابوعمر یوسف بن عبداللہ بن محمد بن عبدالبر بن عاصم(المتوفی:۴۶۳ھ)،التمھید لمافی الموطامن المعانی والاسانید،ج۱۳ص۱۵،وزارۃ عموم الاوقاف والشؤون الاسلامیۃ۔المغرب/النفراوی،احمد بن غانم (اوغنیم)بن سالم ابن مھنا(المتوفی:۱۱۲۶ھ)،الفواکہ الدوانی علی رسالۃ ابن ابی زیدالقیروانی، ج۲ص۹۶، دارالفکر۔

۲۲۔شرح معانی الآثار،ج۲ص۳ء۲۔

۲۳۔القلیوبی،احمد سلامۃ القلیوبی (۱۰۶۹ھ)،حاشیتا قلیوبی وعمیرۃ،ج۲ص۲۰۵،دارالفکر۔بیروت۔

۲۴۔ردالمحتار علی الدرالمختار،ج۴ص۵۹۲۔۵۹۳۔

۲۵۔الفتاوی الھندیۃ،ج۳ص۵۸۔

۲۶۔البحرالرائق شرح کنزالدقائق،ج۶ص۲۸۔

۲۷۔حوالہ سابق۔

۲۸۔دررالحکام شرح غررالاحکام،ج۲ص۱۵۸۔۱۵۹۔

۲۹۔دررالحکام شرح غررالاحکام،ج۲ص۱۵۷۔

۳۰۔دررالحکام شرح غررالاحکام،ج۲ص۱۵۷۔

☆عبارۃ النص سے وہ حکم ثابت ہوتا ہے جس کے لئے کلام کو چلایا گیا اور اس کا قصد کیا گیا ہو ☆

۳۱۔منح الجلیل شرح مختصر خلیل، ج ۷ ص ۴۰۱۔
۳۲۔بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع، ج ۵ ص ۲۹۲۔
۳۳۔المدونۃ ج ۳ ص ۲۱۸۔
۳۴۔داماد، عبدالرحمن بن محمد بن سلیمان (التوفی :۱۰۷۸ھ)، مجمع الانھر فی شرح ملتقی الابحر، ج ۲ ص ۳۹، داراحیاء التراث العربی
۳۵۔بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع، ج ۵ ص ۲۹۲۔
۳۶۔درر الحکام شرح غرر الاحکام، ج ۲ ص ۱۵۷۔
۳۷۔بدائع الصنائع، ج ۵ ص ۲۹۷۔
۳۸۔الفتاوی ال ھندیہ، ج ۳ ص ۶۰۔

احسن القواعد الترکیبیہ

درسی عربی کتب کی عبارات کی ترکیب کے قواعد آسان انداز میں

جناب مولانا محمد احسن اویسی کی نئی پیش کش......از افادات مفتی لیاقت حسین مظہری صاحب

صدر مدرس جامع العلوم مرکزی عیدگاہ خانیوال

ملنے کا پتہ: دارالعوم حنفیہ غوثیہ پی ای سی ایچ سوسائٹی بلاک ۲ کراچی

اسلامی نظریاتی کونسل

ادارہ ایک نظر میں

اسلامی نظریاتی کونسل کا ایک مختصر تعارف، مقاصد، اہداف، طریق کار، اور آئینی حیثیت

ڈاکٹر سمیحہ راحیل قاضی صاحبہ

اپنا نسخہ حاصل کرنے کے لئے رابطہ کریں:

سیکرٹری اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان ۴۶......اتاترک ایونیو G-5/2 اسلام آباد

☆خفی وہ ہے جس کی مراد کسی عارضہ کی وجہ سے چھپی ہوئی ہو صیغہ کی وجہ سے نہیں ☆